تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان



احسان 1360 ھش

جون 1981ء

غلام باری سیف
ایڈیٹر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصاراللہ ربوہ

رجب ۱۴۰۱ھ

احسان ۱۳۶۰ ہش

جون ۱۹۸۱ء

ایڈیٹر

غلام باری سیف

مدیران اعزازی

ملک صلاح الدین صاحب بھارت

مبارک احمد صاحب ساقی لنڈن

کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

فہرست مضامین

پبلشر: چوہدری محمد ابراہیم

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انصاراللہ دارالصدر جنوبی ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۲۱	ماھنامہ انصار اللہ ربوہ	شمارہ ۶

احسان ۱۳۶۰ ہش

اے طالبِ خیر! قدم بڑھا

برکتوں سے معمور ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ شعبان کا چاند طلوع ہوگیا۔ اور اگلا چاند رمضان کا ہوگا انشاء اللہ

یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں نزول قرآن کی ابتداء ہوئی۔ وہ آخری شریعت جسے خدا تعالےٰ نے کامل کہا۔ جس کے متعلق فرمایا لَا یَأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ کہ اس میں کبھی باطل راہ نہیں پاسکتا۔ جس کے بارہ میں مامور زمانہ نے فرمایا :-

"قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

"جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔"

"قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو کہ تم نے کبھی کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔"

"نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔"

"قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابلہ میں تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے۔ وہ رات جسے قرآن نے خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ

ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا، جس میں طلوع فجر تک فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مبارک مہینہ میں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں شیطان پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ اور پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے طالب خیر آگے قدم بڑھا۔ خیر تیری انتظار میں ہے۔ اور اے طالب شر رک جا کہ یہ مہینہ نیکیوں کا ہے۔ بدیوں کو ترک کر دے۔ یہ مہینہ خدا کی رضا کے حصول کا ہے۔ یہ مہینہ عبادت اور زہد کا ہے۔ ذکر الٰہی اور تلاوت کا ہے۔ اس مہینہ میں خدا کی رحمت جوش پہ ہوتی ہے۔

مبارک ہیں وہ جو اس مہینہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نجانے کتنوں کو اگلے سال یہ مبارک مہینہ نصیب ہوگا۔ پھر کیوں اس ماہ خدا کی دہلیز سے سر اٹھے۔

صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حذیفہؓ نامی تھے وہ اکثر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آنے والی تبدیلیوں کے متعلق دریافت کرتے رہتے وہ روایت کرتے ہیں کہ

" رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک خدا چاہے گا خلافت نبوت کے طریق پر ہوگی۔ اور جب تک خدا کی مشیت ہوگی یہ جاری رہے گی۔ پھر خدا اس کو اٹھالے گا تو سخت گیر ملوکیت اس کی جگہ لے گی اور جب تک خدا چاہے گا یہ رہے گی۔ پھر اس کے بعد جابر بادشاہ ہوں گے۔ پھر اس ملوکیت کو خدا اٹھالے گا۔ اور اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی "

یہ اس حدیث کا ترجمہ ہے جو صاحب مشکوٰۃ نے کتاب الفتن میں بیان کی اور حذیفہؓ کہتے ہیں اس مضمون کا یہی آخری فقرہ تھا اس کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔

میرے سامنے مشکوٰۃ مطبوعہ سعید ایچ۔ ایم کمپنی کراچی ہے۔ اس کے فقرہ ثُمَّ تکون خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کے تحت متن میں بین السطور لکھا ہے الظاھر انّ المراد زمن عیسیٰ والمھدی کہ ظاہر ہے کہ اس خلافت علی منہاج النبوۃ سے مراد عیسیٰ اور مہدی کا زمانہ ہے۔

اس حدیث میں سرورِ کونین فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم نے کس تفصیل اور وضاحت سے امت پر آنے والے ادوار کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ حدیث بیہقی میں باب دلائل النبوۃ میں درج ہے۔

انہیں حذیفہؓ سے ایک اور روایت بھی۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمّت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوجلئے گی تو حذیفہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس وقت ہم کیا کریں تو صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو فرمایا برحق فرقے کے ساتھ تم ہونا اور اس کی علامت یہ بیان فرمائی وہ ایک جماعت ہوگی۔ ایک میں یہ فرمایا وہ فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق و مسلک پر ہوگا۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام
ترمذی ابواب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ)

اور انہیں حذیفہ سے روایت ہے کہ فتنوں کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"فَاِنْ لَمْ تَجِدْ خَلِیْفَۃً فَاھْرِبْ حَتّٰی تَمُوْتَ۔

(ابوداؤد کتاب الفتن والملاحم)

کہ اگر اس وقت تو کسی خلیفہ کو نہ پائے تو بھاگ جانا ان سب سے حتّٰی کہ جنگل میں ہی تجھے موت آجائے۔

کس قدر پُرمعارف ہیں یہ ارشادات رسولؐ۔ اور اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ جب تک اُمّتِ مُسلمہ نے اس عروۃ وُثقٰی کو تھامے رکھا۔ وہ متحد رہے۔ منظّم رہے۔ ملوکیت کے رنگ والی خلافت کے زمانہ میں بھی ایک مسلمان عورت کی آواز پر پایۂ تخت بغداد جنبش اور لرزہ میں آجاتا تھا۔ اس کی بدولت مسلمان ایک تھے۔ اور جس دن اس عروۃ وُثقٰی کو چھوڑ دیا۔ وحدت پارہ پارہ ہوگئی۔ قوّت منتشر ہوگئی۔ جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کے مکان کا محاصرہ کیا تو قاری الفسل سلمان رضی اللہ عنہ نے محاصرین کو مخاطب ہوکر کہا۔ اگر تم نے عثمان کو شہید کر دیا تو یاد رکھو پھر کبھی ایک ہاتھ پر جمع نہ ہوسکو گے۔ اور وہ اونٹنی جو دُودھ دیتی تھی پھر خون دے گی۔ اے کاش عمرؓ شہید نہ ہوتے۔ عثمان کا واقعہ نہ ہوتا۔ حضرت علیؓ ابن ملجم کی تلوار کا نشانہ نہ بنتے تو تاریخ اسلام کے دھارے کا رخ کچھ اور ہوتا۔

مبارک ہے وہ جو اس نکتہ کو سمجھتا ہے۔ اور عروۃ وثقیٰ کو تھامتا ہے

وفاداری بشرط استواری

امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے ایک باب باندھا ہے باب ماجاء فی حسن العَہْد اور اس کے تحت حضرت عائشہؓ کا یہ قول درج ہے کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی پر کبھی رشک نہیں کیا سوائے حضرت خدیجہؓ کے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں حالانکہ میں نے حضرت خدیجہؓ کا زمانہ بھی نہیں پایا لیکن حضور اس کا اکثر ذکر فرماتے تھے۔ اور جب کبھی گھر میں کوئی جانور ذبح فرماتے تو حضرت عائشہؓ کی سہیلیوں کو چُن چُن کر گوشت بھجواتے۔

احادیث میں "صدق" وفا کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کنز العمال کی تیسری جلد میں جہاں بلند اخلاق کے بارہ میں مؤلف متعدد احادیث لائے وہاں ایک حدیث میں جن اعلیٰ دس اخلاق کا ذکر کیا اُن میں سے ایک وفاداری ہے۔ دیندار انسان اپنی زندگی میں کئی عہد کرتا ہے۔ وہ اپنے خدا سے عہد کرتا ہے۔ اپنے نفس سے کرتا ہے۔ اپنے آقا اور مُرشد سے کرتا ہے۔ اُسے پُورا کرنا، اُس پر پورا اترنا، یہ صدق و وفا کہلاتا ہے۔

قرآن مجید میں لفظ امانت متعدد آیات میں استعمال ہوا ہے۔ اگر ہم ان آیات پر غور کریں تو امانت کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی دی ہوئی صلاحیتیں اور ادائیگی امانت ہے ان کا برمحل اور برموقعہ استعمال۔

خلوص، حسنِ عہد، صدق و وفا ایک مذہبی آدمی کے زیور ہیں۔ اور ان کا امتحان ہوتا ہے۔ ابتلاء اور آزمائش میں اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۗ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۵)

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے۔ ابھی تم پر پہلوں والی حالت نہیں آئی کہ انہیں بڑی بڑی تکالیف پہنچیں۔ وہ ہلا دیئے گئے یہاں تک کہ رسولؐ اور اس کے ساتھیوں نے کہا۔ خدایا تیری مدد کب آئے گی۔ سنو میری مدد قریب ہے۔

جنّت خدا کا قرب اور اس کی رضا کا نام ہے۔ اور یہ بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ تکالیف میں مومن بندے کی نظریں اپنے خدا کی طرف اٹھتی ہیں۔ وہ اپنے قادر، قیوم، جابر اور قہار یعنی بگڑی بنانے والے کو پکارتا ہے۔ وہ اس کی نصرت کا طلب گار ہوتا ہے اور جب مظلوم بندہ خدا کو پکارتا ہے تو اس کی نصرت اس کی پکار کے استقبال کے لئے آتی ہے۔ تب یہ آزمائش اور امتحان اس کی بلندئ درجات، اس کے قرب خداوندی کا موجب بنتی ہے۔

حضرت کعبؓ بن مالک کو جب جنگ تبوک میں سُستی کی وجہ سے مقاطعہ کی سزا دی گئی تو دُنیا ان کی آنکھوں میں اندھیر ہوگئی۔ حدیث میں خود ان سے مروی الفاظ ہیں ضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی۔ وہ کہتے ہیں میرا جی چاہتا تھا میں پہاڑ پر چڑھ کر اپنے آپ کو نیچے گرادوں۔ اسی دوران اسے شاہ غسان کی پیشکش ہوئی کہ تمہارا آقا تم سے اچھا سلوک نہیں کرتا۔ میرے پاس چلے آؤ۔ لیکن کعب بن مالک نے بادشاہ کی پیشکش حقارت سے ٹھکرادی۔ اس نے اسے جوتی کی نوک پر رکھا۔ وقت گذر گیا اور کعبؓ بن مالک کو بارگاہِ خداوندی سے معافی مل گئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان کردیا۔ جس نے کعبؓ کو جاکر یہ خبر دی۔ کعبؓ نے اپنے کپڑے اتار کر شکر خداوندی کے طور پر اُسے دے دیئے کہ

اس وقت ان کے پاس سوائے اس کے کچھ نہ تھا۔ وقت گذر گیا۔ لیکن تاریخ اسلام میں کعبؓ کی وفا پر مہر تصدیق ثبت ہوگئی۔ سونا آگ میں پڑا اور کندن بن کر نکلا۔ کعب کے خلوص اور وفا نے آزمائش کی بھٹی میں سے اُسے سلامت نکال لیا۔ مامور زمانہ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

صادق آں باشد کہ ایّام بلا
مے گذارد با محبت با وفا
گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسہ آں زنجیر را کز آشنا

ہمارے استاذ حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ کو جب باوا نانک کے مسلمان کہنے کی وجہ سے قید کیا گیا۔ جب انہیں ہتھکڑی پہنائی گئی تو انہوں نے اسے چوم لیا۔

یہ آزمائش کئی اقسام کی ہوتی ہے۔ کبھی جائداد سے محرومی کی۔ کبھی پیاروں کی ناراضگی کی صورت میں۔ کبھی اپنوں کے طعن وتشنیع کی۔ کبھی اغیار کی ایذاد ہی عروج پر پہنچتی ہے۔ لیکن مومن، باوفا، اخلاص اور خلوص کے حامل ان سب سے سرخرو نکلتے ہیں۔ اور اپنی وفاؤں کو داغدار نہیں ہونے دیتے۔

ایک دیا اور بجھا

سلسلہ احمدیہ کے ایک فدائی مبلغ مولانا غلام احمد صاحب فرخ بھی خدا کو پیارے ہوگئے۔ وہ فجی میں تھے جب اُن پر فالج کا حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی۔ لیکن بیماری کا کچھ اثر باقی تھا۔ لیکن آفرین کہ مولانا نے آخری سانس تک اس عہد کو نبھایا۔ جو انہوں نے اپنے خدا اور احمدیت سے کیا تھا۔

راقم الحروف کا محترم مولانا سے نیاز مندانہ تعلق تھا۔ مجھے سندھ میں اُن کے ساتھ مختلف جماعتوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جماعتیں ان کی محنت، کام اور خلوص کی بے حد معترف تھیں۔ اب تو سندھ کے علاقہ میں مواصلات کی بہت سہولتیں ہوگئیں ہیں لیکن گذرے زمانوں میں مولانا بیس بیس تیس تیس میل پیدل چل کر جماعتوں میں پہنچتے۔ وہ نہ تبشیر کے فریضہ سے کبھی غافل ہوئے۔ نہ تربیت کے فریضہ سے۔ ایک بار کسی ڈاکو نے سوتے میں آپ پر حملہ کر کے آپ کو لہولہان بھی کیا۔ کسی نے بہت اچھا کہا ہے ؎

فروغ شمع جو اب رہیگا محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

پہلے مصرعہ سے مکمل اتفاق کے باوجود دوسرے سے اختلاف کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ وہ شمع جو جلی انشاءاللہ تاابد جلتی رہے گی۔ اور جب شمع جلے پروانے فدا ہونے کو پہنچ جائیں گے۔ اور جب کوئی شمع پہ جل کر اپنی وفا کا ثبوت دے گا تو دوسرا پروانہ اس کی جگہ لے لے گا اور محفلِ شمع سونی نہ ہونے دے گا۔

زندہ قومیں اپنے افراد کی خالی جگہ کو پُر کیا کرتی ہیں۔ وہ صفوں میں خلا پیدا نہیں ہونے دیتے ان پر یہ شعر پورا آتا ہے۔ ؎

اِذا خَلاَ سیّدٌ منّا قام سیدٌ
قؤُولٌ لما قال الکرام فعولُ

کہ جب ہمارا ایک سردار فوت ہوتا ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ سردار صرف قول کا دھنی نہیں ہوتا وہ عمل کے میدان کا بھی شاہسوار ہوتا ہے۔

اے اللہ تو احمدیت کو ہمیشہ ایسے ابطال عطا کر جو تیری منشاء کے تحت زندگی گذارنے والے ہوں۔ ان کی زندگی بھی تیرے لئے ہو اور ان کی موت بھی تیرے لئے ہو۔ آمین یارب العٰلمین۔

محترم نائب صدر صاحب کا دورہ ممالک غیر

دس مئی کو مکرم ومحترم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ یورپ اور شمالی امریکہ کے مختلف ممالک میں مجلس کی تشکیل وتنظیم کی غرض سے روانہ ہو گئے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ قدرت ثانیہ کے مظہر کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا انصار اللہ بابرگ وبار ہو رہا ہے۔ سلسلہ کی تمام ذیلی تنظیمیں بفضلہ تعالیٰ اپنی منازل کی طرف رواں دواں ہیں۔ اور وہ سلسلہ کی اشاعت اور استحکام کا موجب ہو رہی ہیں۔

محترم چوہدری صاحب۔ ایک خاموش، متین محنتی اور سلسلہ کے فدائی کارکن ہیں۔ سال ہا سال سے ناظر ضیافت اور افسر جلسہ سالانہ کا نازک کام آپ کے سپرد ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم چوہدری صاحب کا سفر میں حامی وناصر ہو۔ اور آپ کو دیار غیر میں سلسلہ کی نمایاں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے کہ آپ کا یہ دورہ ہر جہت سے بابرکت اور مفید ہو۔ آمین یارب العالمین۔

درس الحدیث

نیکی کس سے کروں؟

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِہٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضِیْفُنِیْ فَیَمُرُّبِیْ اَفَاَجْزِیْہِ قَالَ لَا اِقْرِہٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْیُرَ عَلَیْکَ ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی حسن الخلق)

ابوالاحوص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں اثنائے سفر ایک آدمی کے ہاں جاتا ہوں۔ نہ تو وہ میری مہمانی کرتا ہے نہ شب بسری کے لئے جگہ دیتا ہے۔ جب وہ میرے پاس آئے تو کیا میں اس سے اس کا بدلہ لوں۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرنا بلکہ اس کی مہمان نوازی کر۔ ابوالاحوص کہتے ہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میرے کپڑے بوسیدہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی مال ہے ابوالاحوص نے عرض کی یارسول خدا کا دیا سبھی کچھ ہے اللہ نے اونٹ بکری سبھی کچھ دیا ہے فرمایا تو پھر اپنے اوپر اس کا اظہار بھی کر۔

اس حدیث سے ایک تو اس اعلیٰ خلق کی طرف خدا کے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے کہ نیکی صرف اس سے ہی کرنا کافی نہیں جو آپ سے کرتا ہے۔ بلکہ اس سے حسنِ خلق کا مظاہرہ کرو جو آپ سے بدخلقی کرتا ہے۔ اور دوسری بات جس کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے وہ یہ کہ معلّم حقیقی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی ارشاد کے کسی موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ ابوالاحوص ایک بات آپ سے دریافت کی تو دوسری بات کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے توجہ دلا دی کہ خدا کی نعمت کی یہ بھی ناقدردانی ہے کہ اگر خدا نے دیا ہے تو اُسے استعمال نہ کیا جائے۔ یہ بھی ایک قسم کی ناشکری ہے۔

قَدْ جَاءَ اَنَّ الظَّنَّ اِثْمٌ بَعْضُہٗ

قرآن شریف میں آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہیں

قَدْ جَاءَ اَنَّ الظَّنَّ اِثْمٌ بَعْضُہٗ
فَارْفُقْ وَلَا یُضْلِلْ جَنَانَکَ مَاْثَمٌ

قرآن شریف میں آیا ہے کہ بعض ظن گناہ ہیں۔
پس نرمی کر اور تیرے دل کو گناہ گمراہ نہ کرے

اَلْکِبْرُ یُخْزِیْ اَھْلَہُ الْعَاتِیْ وَمَنْ
لِلّٰہِ یَصْغُرُ فَالْمُھَیْمِنُ یُعْظِمُ

تکبر تکبر کرنے والے کو رسوا کرتا ہے۔
اور جو خدا کے لئے چھوٹا بنتا ہے خدا اس کو بڑا کر دیتا ہے

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا خَلَّاقَکُمْ
تُوْبُوْا وَاَنَّ اللّٰہَ رَبٌّ اَرْحَمُ

اے لوگو اپنے پیدا کرنے والے کی پرستش کرو
توبہ کرو اور خدا ارحم الراحمین ہے

اِنِّیْ اَرَی الدُّنْیَا تَمُرُّ بِسَاعَۃٍ
غَیْمٌ قَلِیْلُ الْمَاءِ لَا یَتَلَوَّمُ

میں دنیا کو دیکھتا ہوں کہ جلد گزر جاتی ہے۔
یہ ایک ایسا بادل ہے جس میں پانی تھوڑا ہے اور زیادہ توقف نہیں کرتا۔

فَلِھٰذِہٖ لَا تُسْخِطُوْا مَعْبُوْدَکُمْ
تُوْبُوْا وَطُوْبٰی لِلَّذِیْ یَتَنَدَّمُ

پس اس دنیا کے لئے اپنے معبود کو ناراض مت کرو۔
توبہ کرو اور مبارک وہ جو نادم ہوتا ہے۔

تُوْبُوْا وَاِنَّ الْعُذْرَ لَغْوٌ بَعْدَ مَا
کُشِفَتْ سَرَائِرُکُمْ وَاُخِذَ الْمُجْرِمُ

توبہ کرو اور اس وقت توبہ کرنا بے فائدہ ہے۔
جبکہ تمہارے بھید کھولے گئے اور مجرم پکڑا گیا۔

اِنَّا صَرَفْنَا فِی النَّصِیْحَۃِ رَحْمَۃً
مَا کَانَ اَحْسَنَ بَیَانُنَا وَتَکَلُّمُ

ہم نے از روئے رحمت وہ سب نصیحت دینے میں خرچ کر دیا ہے۔ جو کچھ کہ ہمارا حق بیان برداشت کر سکا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

رَو بہ پُرس از عاشق ایں اسرار را

جا اور عاشق سے اِس راز کو پوچھ

عاشق آں باشد کہ او گم از خود است — در طریقِ عشق خود بینی بدست

عاشق وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو بھول جائے — طریقِ عشق میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا نہایت بُرا ہے.

لیکن استیصال ایں کبر و خودی — نیست ممکن جز بہ وحیٔ ایزدی

لیکن اس تکبر اور خودی کا استیصال — خدا تعالیٰ کی وحی کے بغیر ممکن نہیں.

ہر کہ ذوقِ یارِ جانی یافت است — آں ز وحیٔ آسمانی یافت است

جس نے اس جانی دوست کے وصل کا لطف اٹھایا — اس نے صرف آسمانی وحی کی بدولت اٹھایا.

عشق از الہام آمد در جہاں — درد از الہام شد آتش فشاں

عشق الہام ہی کی وجہ سے دنیا میں آیا۔ — اور درد نے بھی الہام ہی کی وجہ سے آتشفشانی کی۔

ہر کہ حق را یافت از الہام یافت — ہر رُخے کو تافت از الہام تافت

جس کسی نے خدا کو پایا الہام سے پایا۔ — ہر ایک چہرہ جو چمکا وہ الہام سے چمکا

تو نہ اہلِ محبّت زیں سبب — از کلامِ یار مے داری عجب

تو چونکہ محبّت کے کوچہ کا واقف نہیں — اس لئے کلام یار پر تعجّب کرتا ہے۔

عشق مے خواہد کلامِ یار را — رو بہ پُرس از عاشق ایں اسرار را

عشق تو دوست کے کلام کو چاہتا ہے — جا اور عاشق سے اس راز کو پوچھ۔

(براہین احمدیہ حصّہ سوم حاشیہ)

حضرت سعیدؓ بن زید

دس خوش نصیب صحابہؓ

حضرت سعید بن زید ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں۔ جنہیں صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف راوی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ سعدؓ بن ابی وقاص۔ سعیدؓ بن زید۔ ابو عبیدہؓ بن جراحؓ میں سے ایک ایک کا نام لے کر فرمایا یہ جنتی ہیں[۱]۔ ان میں سے اس وقت مجھے حضرت سعید بن زید کے حالات بیان کرنا ہے۔

حسب و نسب

حضرت سعیدؓ مشہور موحد زید بن عمرو بن نفیل کے بیٹے ہیں کنیت ان کی ابوالاعور تھی۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت بعجہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب سے انکا شجرۂ نسب نفیل پر چوتھی پشت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آٹھویں پشت پر کعب بن لوئی سے مل جاتا ہے۔ حضرت عمر کی بہن فاطمہ ان کے عقد میں تھیں جبکہ ان کی بہن عاتکہ حضرت عمر کے عقد میں تھیں۔ رشتہ میں یہ حضرت عمر کے چچا زاد بنتے ہیں۔

حضرت سعیدؓ کے والد محترم

حضرت سعیدؓ کے والد حضرت زید کا ذکر بخاری باب قصۂ زید کے تحت بیان ہوا ہے۔ مسند احمد بن حنبل اور اسد الغابہ اور ابن سعد نے بھی اسے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ زید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن آپ کے دعوے سے قبل زید خدا کو پیارے ہو گئے۔ عامر بن ربیعہ راوی ہیں کہ زید نے ایک بار مجھے کہا۔ دیکھو اپنی قوم سے مجھے اختلاف ہے۔ میں ابراہیمی سنت کی پیروی کرنے والا ہوں اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل کسی غیر اللہ کی

---

[۱] ترمذی کتاب المناقب مناقب عبدالرحمٰن بن عوف۔

عبادت نہیں کرتے تھے۔ وہ اس قبلہ کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے تھے۔ اور میں اسماعیل کی نسل سے ایک نبی کا منتظر ہوں۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے۔ مجھے اس کا زمانہ نصیب نہ ہو سکے گا کہ اس پر ایمان لاؤں اور اس کی تصدیق کروں۔ لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہو گا۔ عامر! اگر تم اس نبی کا زمانہ پاؤ تو انہیں میرا اسلام کہنا۔ عامر کہتے ہیں چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو میں مسلمان ہو گیا۔ اور حضور کو زید بن عمرو کا پیغام دیا اور سلام عرض کیا۔ حضور نے جواب میں سلام کہا اور اس کے لئے رحمت کی دعا فرمائی اور فرمایا! میں نے اس کو جنت میں دیکھا وہ اپنے دامن کو سمیٹ رہا تھا۔[۱]

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ زید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کے نزول سے پانچ سال قبل اس وقت فوت ہو گئے جب قریش خانہ کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سعید بن زید اور عمر بن خطاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے زید بن عمرو کے متعلق دریافت کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ " غَفَرَ اللّٰهُ لِزَيدِ بنِ عَمرٍو وَرَحِمَهُ فَإِنَّهُ مَاتَ عَلٰى دِينِ إِبرَاهِيمَ"[۲] کہ اللہ زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور اس پر رحم کرے ان کی موت دین ابراہیم پر ہوئی ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں یہ لفظ بھی ہیں کہ وہ قیامت کے دن ایک اُمّت یا امام کی صورت میں مبعوث کئے جائیں گے۔[۳]

امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے جس کا عنوان حدیث زید بن عمرو ہے۔ زید بن عمرو کا واقعہ اس میں یوں درج ہے کہ ایک روز مکہ کے نچلی طرف وادی بلدح میں حضور کی ملاقات زید سے ہوئی۔ اس وقت حضور کے ساتھ زید بن حارثہ تھے۔ اس موقعہ پر قریش نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا لیکن آپ نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیا کہ میں بتوں پر چڑھایا ہوا ذبیحہ نہیں کھاتا۔ جب زید بن عمرو کو یہ کھانا پیش کیا تو انہوں نے بھی یہ کہہ کر کھانے کو قبول نہ کیا کہ لا اکل الّا ما ذکر اسم اللّٰہ علیہ کہ میں صرف وہی کھانا کھاتا ہوں جس پر خدا کا نام لیا گیا ہو۔ اور یہ قریش کو کہا کرتے کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا۔ آسمان سے اس کے لئے اس نے پانی اتارا۔ زمین سے گھاس اُگائی۔ پھر تم اُسے خدا کے نام کے سوا دوسرے ناموں پر ذبح کرتے ہو؟ یا للعجب۔

تحقیقِ حق کے لئے شام کا سفر

ایک بار زید دینی تحقیق کی غرض سے شام گئے۔ وہاں ایک یہودی عالم سے ملے اور اُسے کہا۔ مجھے اپنے دین

---

[۱] ابن سعد جزو سوم صفحہ ۲۷۶۔ [۲] ابن سعد جزو سوم حالات سعد بن زید۔

[۳] بخاری کتاب المناقب حدیث زید بن عمرو بن نفیل۔

کے بارہ میں کچھ بتلاؤ شائد میں تمہارے دین کو قبول کر لوں۔ یہودی عالم نے جواب دیا۔ تم ہمارے دین کو اس وقت تک قبول نہیں کر سکتے جب تک خدا کے غضب میں سے اپنا حصہ نہ لو۔ زیدؓ نے کہا میں خدا کے غضب سے تو بھاگ رہا ہوں میں خدا کے غضب کو کبھی متحمل نہیں ہو سکتا۔ مجھے اس کے برداشت کی طاقت نہیں مجھے کسی دوسرے کا پتہ بتاؤ۔ اس نے کہا تم دینِ حنیف پر ہو جاؤ۔ زیدؓ نے کہا "دینِ حنیف" کیا ہے۔ اس نے کہا "دینِ ابراہیم" وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ وہ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرتے تھے۔ زید اس یہودی عالم کے پاس سے نکلے تو انہیں ایک عیسائی عالم ملا۔ زیدؓ نے اس سے بھی وہی بات کہی۔ عیسائی عالم نے کہا تم ہمارے دین میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ کی لعنت سے اپنا حصہ نہ پاؤ۔ زیدؓ نے جواب دیا۔ میں خدا کی لعنت سے دوڑ کر تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں خدا کے غضب اور لعنت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مجھ میں اس کی استطاعت نہیں۔ کیا تم مجھے کسی دوسرے کی خبر دے سکو گے۔ عیسائی عالم نے کہا پھر آپ کو "دینِ حنیف" قبول کر لینا چاہیئے۔ زید نے کہا "دینِ حنیف" کیا ہے۔ اس نے کہا "دینِ ابراہیم" وہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ وہ صرف خدا کی عبادت کرتے تھے۔ زید باہر آئے تو انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور کہا اللّٰھم انّی اشھد انّی علیٰ دین ابراھیم [1]
اے اللہ میں تجھے گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں دینِ ابراہیم پر قائم ہوں۔

یہودی عالم اور عیسائی عالم کے ناقص جواب پر غور کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی مبلغین کو وہ زریں نصیحت یاد آئی کہ حضور نے فرمایا تم لوگوں کو خوشخبری دو نفرت مت دلاؤ اُن کے لئے آسانی پیدا کرو نہ کہ تنگی۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

حضرت ابو بکر کی صاحبزادی حضرت اسماء روایت کرتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا وہ کعبہ سے ٹیک لگائے یہ کہہ رہے تھے۔ "اے گروہِ قریش عرب تم میں سے کوئی بھی دینِ ابراہیم پر نہیں ہے"۔

رحمدل زید

عرب میں لڑکیوں کو زندہ در گور کرنے کا رواج تھا۔ لیکن زید کو جب کسی ایسی لڑکی کا علم ہوتا تو وہ اس کے والد کے پاس جاتے۔ اُسے کہتے اِسے زمین میں مت گاڑو میں اسے اپنی کفالت میں لیتا ہوں۔ اور جب وہ بچی جوان ہو جاتی تو پھر اس کے والد کو کہتے اب اگر واپس لینا چاہو تو تمہیں اختیار ہے لیکن چاہو تو بدستور میں اس کی کفالت کرتا رہوں [2]

---

[1] مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۸۹ و ۱۹۰۔ [2] بخاری کتاب المناقب باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل۔

سعید کا قبول اسلام

حضرت سعید ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ یہ اور ان کی بیوی دار ارقم سے قبل اسلام لائے حضرت عمرؓ کے اسلام کا سبب یہی میاں بیوی ہوئے۔ واقعہ یوں ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب مسلمان کھلے بندوں نماز بھی نہ پڑھ سکتے تھے۔ ایک رات حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

"اللهم ايد الاسلام بعمرو بن هشام او بعمر الخطاب"

اے اللہ اسلام کی تائید فرما عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل یا عمر بن خطاب کے ذریعہ۔ ایک روایت میں ایّد کی بجائے اعزّ کے بھی لفظ آئے ہیں کہ خداوند اسلام کو عزت دے ان دو میں سے کسی ایک کے ذریعہ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ خداوند تجھے ان دو میں سے جو محبوب ہے اس کے ذریعہ اسلام کو سرفرازی بخش۔ تقدیر خداوند ملاحظہ کیجئے۔ اگلی صبح حضرت عمر بغل میں تلوار دبائے گھر سے نکلتے ہیں۔ راستہ میں نعیم ملے انہوں نے کہا عمر! کدھر کا ارادہ ہے حضرت عمرؓ نے جواب دیا آج اس تلوار سے محمد کا سر قلم کر کے یہ قصہ تمام کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ عمر! پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ عمر نے پوچھا میرے گھر کو کیا ہوا نعیم بن عبداللہ نے کہا تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید مسلمان ہو گئے ہیں۔ عمرؓ غصہ سے بھرے ہوئے سیدھے حضرت سعید کے گھر آئے۔ پہلے دروازہ سے کان لگائے سنتے رہے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس وقت حضرت خبابؓ ان دونوں کو قرآن مجید کی سورۃ طٰہٰ پڑھا رہے تھے۔ حضرت سعیدؓ نے پوچھا کون۔ جواب میں "عمر" سنا تو سب گھبرا گئے۔ حضرت خبابؓ گھر کے کسی کونے میں چھپ گئے۔ حضرت فاطمہ نے قرآن چھپا لیا۔ حضرت عمر نے اندر آتے ہی بہنوئی کو زود کوب کرنا شروع کر دیا۔ حضرت فاطمہؓ اپنے خاوند کو چھڑانے کے لئے آگے بڑھیں تو حضرت عمر نے ان کے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ بہن خون میں نہا گئی۔ لیکن بہن نے پُرعزم لہجے میں بھائی سے کہا۔ ہم ایمان لے آئے ہیں مسلمان ہو چکے ہیں۔ عمر تم جو چاہو کرو۔ ہم اسے چھوڑنے والے نہیں۔ بہن کا یہ جواب سنا۔ بہتا خون اور بہن کی ڈبڈبائی آنکھیں دیکھیں۔ تو بھائی کا دل پسیجا۔ وہ بہن کا خون اور آنسو پونچھنے لگ گئے۔ اب عمر نے بہن سے کہا۔ تم کیا پڑھ رہے تھے۔ بہن نے کہا اس کلام کو پاک آدمی ہی چھو سکتا ہے۔ پہلے وضو کرو۔ عمر نے ہاتھ منہ دھویا اور وہ حصہ قرآن ہاتھ میں لیا۔ سورۃ طٰہٰ کی چند آیات ہی پڑھیں کہ پتھر دل موم ہو گیا۔ اور عمر یوں گویا ہوئے کتنا شیریں ہے یہ کلام اور کتنا عظیم ہے اسلام کا رب۔ اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول۔ یہ سنا تو چھپے ہوئے خبابؓ بھی باہر نکل آئے اور کہا عمر۔ خدا کی قسم میں نے کل ہی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے سنا۔ "اے اللہ اسلام کو عمرو بن ہشام یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک سے سرفراز فرما"۔

اب حضرت عمرؓ نے پوچھا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ دار ارقم میں۔ حضرت عمر سیدھے وہاں پہنچے۔ دروازہ پر دستک دی۔ کسی نے روزن سے دیکھا تو کہا عمر ہیں۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندر آنے دو۔ حضرت عمر نظریں جھکائے اندر داخل ہوئے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر کا دامن پکڑ کر کہا :-

"عمر کس ارادے سے آئے ہو۔ خدا کی قسم اگر تم مخالفت سے باز نہ آئے تو خدا کے قہری ہاتھ کے منتظر رہو۔" (ابن ہشام)

حضرت عمر نے کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و انّک رسول اللّٰہ۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ خدا کے رسول۔

صفا کے دامن میں آباد دار ارقم تکبیر اور تہلیل کے نعروں سے گونج اٹھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں۔ ارشاد ہوا کیوں نہیں۔ عرض کیا۔ پھر کھلے بندوں کیوں عبادت نہ کریں۔ اب اس گھر میں چالیس کے قریب مسلمان تھے۔ وہ دو قطاروں میں خانہ کعبہ کی طرف بڑھے۔ ایک کی قیادت حضرت عمر نے کی اور دوسری کی حضرت حمزہ نے۔ آج پہلی بار کفر کو محسوس ہوا کہ مسلمانوں میں بھی دم خم ہے۔ اور حضرت عمر کو دربار نبوی سے فاروق کا لقب عطا ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کیا پتہ کی بات کہی۔

"کہ عمر کا اسلام فتح تھی۔ ہجرت نصرت اور امارت رحمت" (ابن ہشام)

اب وہی عمر اپنے بہنوئی کو اسلام پر جمے رہنے کی تلقین کیا کرتے[1] حضرت سعید بن زید نے حضرت عثمانؓ کی شہادت پر لوگوں سے کوفہ کی جامع مسجد میں کہا :-

لَقَد رأیتنی اِنّ عمر لموثقی علی الاسلام قبل ان یُسلم عمر ولوانّ اُحدًا ارفضّ للّذی صَنَعْتُمْ لعثمان لکان۔

کہ عمر مسلمان ہونے سے پہلے تو مجھ پر سختی کرتے تھے۔ ایک مسلمان پر غیر مسلم کی سختی تو سمجھ آسکتی ہے لیکن یہ جو تم آج حضرت عثمان سے سلوک کرتے ہو اس سے تو اُحد پہاڑ بھی لرز رہا ہے۔

اس فقرے کے یہ معنے زیادہ مناسب ہیں فقرے کا دوسرا حصہ ان معنوں کی ہی تصدیق کرتا ہے۔ یوں نے دونوں معنے کئے ہیں۔ یہ بھی کہ عمر مجھے اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

تمام غزوات میں شرکت

اسلام لائے تو ان میں اور قاری اُبی بن کعب کے درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مواخات قائم کی[2]

---

[1] بخاری باب اسلام سعید بن زید۔ [2] اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۶

حضرت سعیدؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینہ پہنچے تو حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر کے مہمان ٹھہرے۔ کچھ دنوں کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور حضرت رافع بن مالک میں بھائی چارہ کرا دیا۔[1] یہ ہر غزوہ میں شریک رہے۔[2] شام کے مشہور تاریخی معرکہ یرموک میں جو ابوعبیدہ بن جراح کی زیر قیادت لڑا گیا شریک ہوئے آپ کو پیدل دستہ کا قائد مقرر کیا گیا۔ یرموک کا دریا اس معرکہ کو ہمیشہ یاد رکھے گا کہ اس میں کفار اور مسلمانوں کے لشکر میں ایک اور دس کی نسبت تھی اور رومی سلطنت نے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا۔ بدر کی جنگ میں جسے قرآن نے یوم الفرقان کہا ہے یہ اس لئے شریک نہ ہو سکے تھے کہ ان کو اور طلحہ کو جنگ بدر کے دس بارہ دن قبل رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کے قافلہ کی خبر گیری کے لئے شام کی طرف بھیجا تھا۔ یہ مدینہ آئے تو پتہ چلا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بدر کے میدان میں تشریف لے گئے ہیں۔ یہ وہاں پہنچے تو حضور واپس تشریف لا رہے تھے۔ چنانچہ انہیں مال غنیمت میں باقی مجاہدین کی طرح حصہ ملا۔[3]

گورنری قبول نہ کی

عہد فاروقی میں شام کے معرکہ کے دوران حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے حضرت سعیدؓ کو شام کا گورنر بنانا چاہا۔ انہیں تقرری کا پروانہ پہنچا تو انہوں نے حضرت ابوعبیدہ کی خدمت میں عرض کیا۔ یہ ایثار نہیں ہو سکتا کہ آپ لوگ جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ نے مجبوراً یزید بن ابی سفیان کو دمشق بھجوا دیا۔

مجاب الدعوات

حضرت سعیدؓ بہت مستجاب الدعوات تھے۔ ان کی زمین کے ساتھ ملحقہ زمین اروی بنت اویس کی تھی۔ اس نے معاویہ کے گورنر مروان بن حکم پاس شکایت کی کہ سعید نے ظلم سے میری زمین ہتھیا لی ہے۔ مروان نے تحقیق کے لئے آدمی مقرر کئے تو حضرت سعیدؓ نے انہیں جواب دیا۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سننے کے بعد بھی میں یہ ظلم کر سکتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا "جو ظلم کی راہ سے ایک بالشت زمین بھی غصب کرے گا قیامت کے دن ساتوں زمینیں اس کے گلے کا طوق ہونگیں"۔ اس کے بعد انہوں نے کہا اے خدا اگر اروی جھوٹ بولتی ہے تو اس وقت تک موت نہ دے جب تک اس کی نظر نہ جاتی رہے اور اس کی قبر اس کے گھر کا کنواں بنے۔[4] چنانچہ مرنے سے پہلے

---

[1] ابن سعد جز ثالث ترجمہ سعید بن زید۔ [2] الاکمال فی اسماء الرجال۔ [3] اسد الغابہ جلد دوم۔ الاکمال۔
[4] اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۳۰۶۔

اروی اندھی ہوگئی اور اپنے گھر کے کنوئیں میں گر کر مر گئی۔ اس کے بعد سے یہ محاورہ بن گیا کہ اَعْمَاكَ اللّٰہ لَمَا اعمٰی اروی۔ اللہ تجھ کو اس طرح اندھا کرے جس طرح اس نے اروی کو اندھا کیا۔

کلمۂ حق

حدیث شریف میں آیا ہے اَفضل الجہاد کلمہ حق عند سلطان جائر ظالم بادشاہ کے دربار میں سچی بات کہنا بھی ایک جہاد ہے۔ ایک روز کوفہ کی جامع مسجد میں مغیرہ بن شعبہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں برا بھلا کہا تو حضرت سعد نے فرمایا۔ یا مغیرہ بن شعب یا مغیرہ بن شعب۔ اے مغیرہ بن شعب اے مغیرہ بن شعب میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنا آپ نے فرمایا یہ دس آدمی جنت میں ہوں گے اور اس میں ایک نام علیؓ کا تھا[1] بعض روایات میں ہے کہ لوگ حضرت علی کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے تو آپ نے مغیرہ بن شعبہ عامل کو کہا کہ تم سنتے نہیں ہو لوگ تمہارے سامنے حضرت علی کو بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنتی کہا ہے۔ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا فِي الْجَنَّةِ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی جنتی ہیں۔

جب حضرت عثمان کے خلاف باغیوں کی سرگرمیاں عروج کو پہنچیں تو آپ نے فرمایا ہم تو ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے تھے لیکن جو کچھ تم عثمان سے کر رہے ہو قریب ہے کہ اُحد پہاڑ اس سے لرزہ میں آجائے[2]

اہلی زندگی

حضرت سعید نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن کے بطن سے تیرہ لڑکے اور سولہ لڑکیاں پیدا ہوئیں[3]

وفات

مدینہ کے قریب عقیق میں ان کی زمین تھی۔ ان کی وفات وہیں ہوئی۔ جنازہ مدینہ لایا گیا اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ جب حضرت ابن عمر کو ان کی وفات کی خبر ملی تو آپ تہجد کے لئے تیار ہو رہے تھے فوراً عقیق پہنچے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور سعد بن مالک نے غسل دیا۔ جنازہ حضرت ابن عمر نے پڑھایا۔ قبر میں جسم مبارک ابن عمر اور سعد بن مالک نے اتارا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ پچاس یا اکاون ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

---

[1] مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۸۷ ۔ [2] بخاری باب اسلام سعد بن زید۔
[3] طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث ترجمہ سعید بن زید۔

حلیہ

گندم گوں رنگ۔ لانبا قد۔ گھنیرے بال تھے۔ انگشتری کے نگینہ پہ قرآن مجید کی آیت کندہ تھی[له]

[له] ابن سعد جزو ثالث

روایات سعید

آپ سے مروی بعض احادیث یہ ہیں:۔

(۱) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنے اس طرح اُمڈ کر آئیں گے جیسے اندھیری رات۔ اس میں بہت لوگ ہلاک ہوں گے۔ (مسند احمد جلد اوّل)

(۲) کھمبی اللہ کی نعمتوں (من) سے ہے۔ اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔ (مسند احمد جلد اوّل)

(۳) جو مال بچاتا ہوا مر جائے وہ شہید ہے۔ اور جو ظلم سے بالشت بھر زمین بھی غصب کرے ساتوں زمین کا طوق اس کی گردن میں ہوگا۔ (مسند احمد جلد اوّل)

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلبا کیلئے ضروری اعلان

(۱) جو ایسے احمدی طلبا، جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

(۲) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات میں کر دیا جائے گا انشاء اللہ۔

(۳) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے اس لئے درخواست دہندگان امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اچھے اخلاق اور اچھے افعال

(ایڈیٹر)

کنز العمال دسویں ہجری کی تالیف ہے۔ مؤلف عنوان ہاں کے تحت پہلی فصل میں ایک سو اکیس [۱۲۱] احادیث لائے ہیں۔ ان کا ترجمہ اور ملخص درج ذیل ہے:۔

(۱)۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اچھے اخلاق جنت کے اعمال میں سے ہیں"

(۲)۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا " اعلیٰ اخلاق دس ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ باپ میں ہوں لیکن لڑکے میں نہ ہوں۔ لڑکے میں ہوں لیکن باپ میں نہ ہوں۔ وہ غلام میں ہوں لیکن آقا میں نہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ یہ اُسے عطا کرتا ہے جس کے بارہ میں سعادت کا فیصلہ کرتا ہے۔ وہ سچی بات یا وفاداری مصائب اور ابتلا میں وفا، سوالی کو دینا، نیکی اور احسان کا بدلہ، امانت کی حفاظت، صلہ رحمی۔ پڑوسی اور ساتھی کے حقوق ادا کرنا، مہمان نوازی ہیں اور ان میں سرفہرست حیاء ہے۔

(۳)۔ یہ روایت بھی حضرت ابوہریرۃ کی ہے کہ "مومنوں میں سے کامل ایمان اس کا ہے جو اخلاق کا اچھا ہے"۔

(۴)۔ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ مومنوں سے کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق اعلیٰ ہیں اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہتر ہے۔

(۵)۔ حضرت ابن عباس مروی ہیں۔ "حُسنِ اخلاق خطاؤں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح پانی زمین پہ جمی ہوئی چیز کو۔ اور بدخُلقی عمل کو اس طرح خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو"

(۶)۔ حضرت ابوموسٰی سے روایت ہے کہ "حُسنِ خلق اللہ کی رحمت کو جذب کرنے کا ذریعہ ہے"۔

(۷)۔ عمار بن یاسر مروی ہیں کہ "حُسنِ خُلق عظیم خدا کا خُلق ہے"

(۸)۔ حضرت انس مروی ہیں کہ "حُسنِ خلق آدھا دین ہے"۔

(۹)۔ رافع مروی ہیں "حسن اخلاق برکت ہے اور بدخُلقی نحوست"

(۱۰)۔ ابوامامۃ مروی ہیں کہ "حُسنِ اخلاق کے ذریعہ آدمی وہ مرتبہ حاصل کر لیتا ہے جو روزے دار اور تہجد گزار اپنی عبادت سے حاصل کرتا ہے۔

(۱۱)۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ " بندہ اپنے حُسنِ اخلاق سے آخرت کے بلند درجات اور اعلیٰ مراتب حاصل کرتا ہے۔ اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہو۔ اور ایک عابد آدمی اپنی بدخُلقی سے جہنم میں جا گرتا ہے۔

(۱۲) اسامہ بن شریک مروی ہیں: "حسن اخلاق سے بہتر عطیہ خداوندی کوئی نہیں"۔

(۱۳)۔ حکیم راوی ہیں کہ "حُسنِ اخلاق کا خزانہ خدا کے پاس ہے۔ جب وہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے حُسنِ اخلاق عطا کرتا ہے۔

(۱۴)۔ حضرت ابوہریرہ مروی ہیں "اے لوگو تم اپنے مالوں سے وہ چیز حاصل نہیں کر سکتے جو خندہ پیشانی اور حُسنِ اخلاق سے حاصل کر سکتے ہو۔

(۱۵)۔ حضرت ابوہریرۃ مروی ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو وحی کی کہ اے میرے خلیل کفار کے ساتھ بھی حُسنِ اخلاق سے پیش آ۔ کیونکہ میں یہ کہہ چکا ہوں اس اخلاق کے حامل کو میں اپنے عرش کے سایہ میں رکھوں گا اور اسے اپنے "خطیرہ قدس" میں جگہ دوں گا۔ اور اُسے اپنی پناہ عطا کروں گا۔

(۱۶) ام درداء سے روایت ہے کہ "قیامت کے دن جب اعمال وزن کئے جائیں گے۔ سب سے پہلی چیز جو پلڑے میں رکھی جائے گی وہ حُسنِ اخلاق ہی ہے۔

(۱۷)۔ حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ "جہنم کی آگ ہر نرم رَو۔ نرم اخلاق۔ نرم خُو پر حرام ہو گی"۔

(۱۸)۔ نواس بن سمعان راوی ہیں کہ "نیکی حُسنِ اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے"۔

(۱۹) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ "تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جن کی عمر لمبی ہو اور اخلاق اچھے"۔

(۲۰)۔ جہینہ کے ایک شخص نے روایت کیا کہ "مومن کو جو خیر ملتی ہے وہ اعلیٰ اخلاق ہیں۔ اور بدترعطیہ اچھی صورت والے کو بُرے دل کا ملنا ہے"۔

(۲۱)۔ حضرت علی اور حضرت ابوہریرۃ دونوں روایت کرتے ہیں کہ "عقل کا سرمایہ ایمان کے بعد آدمی کا لوگوں میں محبوب ہونا ہے"۔

(۲۲) علاء بن الشخیر سے روایت ہے کہ "اعمال میں سب سے افضل حُسنِ خلق ہے اور اگر تجھے طاقت ہے تو غصہ نہ کر"۔

(۲۳)۔ حضرت ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ "اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار مت بنو"۔

(۲۴)۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ "حسنِ خلق کو اختیار کرو اور اکثر خاموش رہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان دونوں اخلاق سے بہتر اور کوئی اخلاق نہیں"۔

(۲۵)۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔ "اللہ جس طرح تو نے میری ظاہری خلقت حسین بنائی ہے میرے خُلق کو بھی اچھا کر دے"۔

(۲۶) ۔ حضرت انس راوی ہیں کہ " اللہ کو وہی لوگ محبوب ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور ان کے بازو لوگوں کے لئے جھکے رہتے ہیں ۔ اور اللہ کو وہ لوگ ناپسند ہیں جو چغل خور ہیں اور لوگوں کی لغزشوں پر نظر رکھتے اور بھائیوں کے درمیان ناچاقی پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ۔"

(۲۷) ۔ حضرت ابو ہریرۃ اور انس مروی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعثت کی غرض مکارم اخلاق کی تکمیل ہے ۔

(۲۸) ۔ حضرت ابو سعید راوی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اسلام ہی حُسنِ خُلق ہے ۔"

(۲۹) ۔ حضرت ابن عمر راوی ہیں کہ " دو آدمی اپنی نماز، روزہ، حج اور جہاد کی وجہ سے جنت میں جائیں گے پھر ان دونوں میں سے فضیلت اُسے ملے گی جس کے اخلاق دوسرے سے بہتر ہوں گے ۔

(۳۰) ۔ حضرت انس مروی ہیں کہ مکارم اخلاق اللہ کے نزدیک تین ہیں ۔ جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دے ۔ تو اسے دے جو تجھے محروم کرے ۔ اور جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے صلہ رحمی کرے ۔

(۳۱) ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ " آدمی کے ایمان کی تکمیل نہیں ہوتی حتیٰ کہ اس کے اخلاق اچھے ہوں ۔ اور اس کا غصہ ٹھنڈا ہو ۔ اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے ۔ جنت میں کئی آدمی بغیر اعمال کے داخل ہوئے ۔ ہاں ان کا عمل مسلمانوں کی بہبود اور خیر خواہی تھا ۔" (کنز العمال جلد ۳)

بقیہ دینی معلومات (حضرت عمر اور خشیۃ اللہ) از صفحہ ۲۴

گھر پہنچایا گیا تو قریباً ایک مہینہ بیمار رہے (الکامل ابن اثیر ص۲۰)

حضرت عمر مارکیٹ کا چکر لگاتے تو قرآن کا ورد کرتے رہتے ۔

ابن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر حج کے لئے گئے ۔ وادیٔ ضبحنان میں پہنچے تو بلند آواز سے کہا لا الٰہ الا اللہ العلیّ المعطی ما شاء من شاء کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ۔ وہ بلند ہے ۔ اور جسے چاہے جو چاہے دیتا ہے ۔ ایک دن تھا کہ میں اپنے باپ خطاب کے اس وادی میں اونٹ چرایا کرتا تھا ۔ میرے والد سخت طبیعت تھے ۔ اگر میں کوتاہی کرتا تو اس پر سخت سزا دیتے ۔ لیکن آج یہ کیفیت ہے کہ میرے اور خدا کے درمیان کوئی نہیں پھر آپ یہ شعر پڑھنے لگ گئے جن کا مفہوم یہ تھا کہ کوئی چیز ہمیشہ باقی رہنے والی نہیں ۔ سوائے خدا کی ذات کے ۔ مال اور اولاد سب یہیں رہ جائیں گے ۔ نہ ہرمز کے خزائن اس کے کسی کام آئے اور نہ سلیمان باقی رہے جنہوں نے بحری بجرے بنائے تھے اور جن و انس کو مسخر کر رکھا تھا ۔ (الکامل، ابن اثیر ص۶۱، ص۶۲)

تودیع و دُعا

مکرم جناب چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دورۂ بیرون ممالک پر روانہ ہوتے وقت ——— (شبیر احمد)

جادۂ حق پر رواں ہے اک جوانوں کا جواں
پیکرِ ہمت، حمید اللہ فخرِ کارواں
ہر قدم پر اس مجاہد کا خدا خود ہو نصیر
لے کے جو نکلا ہے اپنے دل میں اک عزمِ جواں
تاکہ وہ انصارِ دیں کو پھر سے تازہ دم کرے
تاکہ انوارِ خلافت سے منور ہو جہاں
اس کی ہر کوشش تری درگاہ میں مقبول ہو
اے خدا ہر جا رہے وہ کامیاب و کامراں
تیرے ہی فضل و کرم سے پھر ہو وہ جلوہ فروز
شہرِ شبیرِ دُعا گو ہیں ہمارے درمیاں

ہم نے ظالم کو بھی دیکھا پیار سے

کام جو ممکن نہ تھا تلوار سے
ہو گیا وہ چشمِ گوہر بار سے
کب اٹھایا ہم نے دستِ انتقام
ہم نے ظالم کو بھی دیکھا پیار سے
زخم کھا کے ہم دُعا دیتے رہے
حالِ دل کہتے رہے بس "یار" سے
ہر نفس میں ہے نہاں روحِ بلال
ہم نہیں ڈرتے کسی کی مار سے
چاند سورج نے حقیقت کھول دی
کون آئے گا بھلا اب غار سے
آنے والا آگیا ہے دوستو!
ہم تمہیں سمجھا رہے ہیں پیار سے

قدرِ یوسف جان کر شبیر ہم
اُس کو لے آئے ہیں گھر بازار سے

دینی معلومات

صحابہ کے امتیازی اوصاف

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں اور اللہ تعالےٰ کے معاملہ کے بارہ میں سب سے سخت عمر اور سب سے زیادہ باحیا حضرت عثمان۔ اور حلال وحرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبل اور علم میراث کے سب سے بڑے عالم زید بن ثابت اور قرآن کے بہترین قاری ابّی بن کعب اور امت کے امین ابوعبیدہ بن جرّاح۔

(ترمذی مناقب معاذ بن جبل)

شیشہ کا پیالہ

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک پیالہ شیشہ کا تھا جس میں آپ پانی پیتے تھے۔ (ابن ماجہ باب الشرب فی الزجاج)

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پہرہ داری

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ایک رات حضور نے فرمایا کسی صالح صحابی کو چاہیئے کہ وہ ہمارا پہرہ دے۔ ادھر حضور نے یہ خواہش فرمائی اُدھر ہتھیاروں کی جھنکار کی آواز سنائی دی۔ حضور نے پوچھا کون؟ تو حضرت سعدؓ نے عرض کی حضور خطرہ کی وجہ سے میں پہرہ کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دُعا کی۔ (مسلم باب فضل سعد بن ابی وقاص)

امام بخاری سے سلوک

امام بخاری کو آیۃٌ من آیات اللہ کہا گیا۔ لیکن والیٔ بخارا خالد بن احمد بن ذہلی نے ان کو جلا وطن کر دیا۔ نجم بن فضل نے رؤیا میں دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر امام بخاری قدم رکھ رہے ہیں (اکمال فی اسماء الرجال)

امام بخاری سنہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۲ باسٹھ سال کی عمر میں سنہ ۲۵۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ ان کی کتاب بخاری ۷۲۷۵ احادیث پر مشتمل ہے۔

امام احمد بن حنبل

میمون بن اصبغ روایت کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل پر جب بغداد میں کوڑے برسائے گئے تو آپ یہ نعرہ بلند فرماتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ لَنْ یصیبنا الّا ما کتب اللہ لنا۔ کہ سب طاقتوں کا منبع وہ خدا ہے اور ہمیں وہی پہنچے گا جو ہمارے لئے مقدّر ہے۔ (الکمال فی اسماء الرجال)

امام صاحب سنہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۷ ستتر سال کی عمر میں سنہ ۲۴۱ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔

اوّلیات عمر

•۔ حضرت عمرؓ کو کسی نے کہا یا خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ یعنی خلیفہ رسول اللہ کے خلیفہ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا اس طرح تو معاملہ طول پکڑے گا۔ جب کوئی نیا خلیفہ ہوگا تو کہیں گے یا خلیفۃ خلیفۃ خلیفۃ رسول اللہ۔ اے رسول اللہ کے خلیفہ کے خلیفہ فرمایا تم مومن ہو اور میں تمہارا امیر ہوں۔ پس "امیر المومنین" کہو۔

•۔ حضرت عمرؓ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے "بیت المال" کا قیام کیا۔

•۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رات کو گھوم پھر کر رعایا کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

•۔ آپ نے پہلی بار ہجو پر سزا دی۔

•۔ آپ ہی نے پہلی بار اولاد والی لونڈی کی خرید و فروخت سے منع کیا۔

•۔ آپ ہی وہ برگزیدہ شخصیت ہیں جنہوں نے جنازہ کے لئے چار تکبیرات کی تاکید کی۔

•۔ آپ نے ہی رمضان میں تراویح کی نماز کا اجراء کیا۔

•۔ آپ نے ہی مردم شماری کا محکمہ قائم کیا۔

(الکامل لابن اثیر جلد ۳ ص ۵۷ ، ۵۸)

حضرت عمر اور خشیۃ اللہ

ایک شخص سورۃ الطور کی تلاوت کر رہا تھا جب ان آیات پر پہنچا اِنَّ عذاب ربک لواقعٌ مالہٗ من دافع۔ تیرے رب کا عذاب آنے والا ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ حضرت عمرؓ گر پڑے۔ آپ کو اٹھا کر

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

مدرسہ احمدیہ کے قدیم استاذ محترم ماسٹر غلام حیدر صاحب

پرسوں بروز اتوار ہمارے شفیق استاذ محترم چوہدری غلام حیدر صاحب بی۔ اے آف ڈسکہ چھہتر سال کی عمر میں اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔

محترم چوہدری صاحب بہت بزرگ، بیدار مغز۔ بے داغ کردار کے مالک تھے۔ آپ نے بی۔ اے لاہور سے کیا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ بھرپور جوانی میں مدرسہ احمدیہ میں سائنس اور انگریزی کے استاذ مقرر ہوئے۔ اور ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ۔ تقسیم ملک کے بعد آپ گھٹیالیاں تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ مرحوم اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ کے شاگرد جانتے ہیں کہ محترم چوہدری صاحب طالب علموں کی اس طرح نگرانی کرتے تھے جیسے ماں اپنے بچوں کی۔ جب سے انہوں نے ہوسٹل کا انتظام سنبھالا۔ انہوں نے اس کے کھانے، صفائی کے معیار، اور تربیت کے معیار کو بلند تر رکھا۔ ان کی تیز اور دُوربین نگاہ سے کوئی چیز مخفی نہ رہتی تھی۔

ذہین اور لائق طلباء کی وہ اس طرح حوصلہ افزائی کرتے کہ ان کے درمیان مسابقت کی روح قائم رہتی۔ ان کی جرأت اور دلیری کا یہ عالم تھا کہ بڑے سے بڑے جگادری قسم کے طالبعلم کو اُن کے سامنے دم مارنے کی جرأت نہ تھی۔

وہ ہمیشہ سفید قمیص۔ سفید۔ شلوار۔ سفید پگڑی اور شارٹ کوٹ زیب تن فرماتے۔ ہاتھ میں بید کی سوٹی رکھتے۔ لیکن اس کا استعمال بہت کم کرتے۔ طلباء سے شفقت کے ساتھ ساتھ اُن کی نگران آنکھ ہمیشہ وا رہتی۔ لیکن محض شک کی بناء پر کوئی مفروضہ قائم نہ کرتے۔ جب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کا اخراج از جماعت ہوا۔ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے تو محترم چوہدری صاحب مرحوم آپ کے بہت معتمد تھے۔ سپرنٹنڈنٹ ہونے کی حیثیت سے وہ رات یا دن کسی لمحہ میں طلباء کی تربیت سے غافل نہ ہوتے تھے۔ ناشتہ اور کھانے کے وقت وہ ضرور سٹڈی روم اور ڈائننگ روم کا چکر لگاتے۔ کھاتے پیتے طلباء کو کبھی اسراف کی طرف مائل نہ ہونے دیتے۔ غریب اور ذہین طلباء کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ امتحانی پرچہ جات میں اگر کسی طالبعلم نے عمدہ جواب دیا۔ اچھوتا استدلال کیا تو اسے لاکر کلاس روم میں دوسرے لڑکوں کو سناتے۔

اب آپ تدریسی زندگی سے ریٹائر ہو چکے تھے اور اپنے گاؤں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں سیکرٹری مال کا

فرائض سرانجام دیتے تھے۔ ہر شخص کی خیر خواہی کرتے۔ ربوہ اکثر آتے جاتے رہتے۔ اور اپنے شاگردوں کو ضرور ملتے۔ آپ کے چہرہ پہ ہر وقت تبسم بکھرا رہتا۔

طبیعت بہت سیر چشم پائی تھی۔ بہت مشکل سے کبھی چائے کی پیالی یا شربت کا گلاس قبول فرماتے اور مدرسہ احمدیہ کی خوش گوار یادوں سے شاگردوں کا دل بہلاتے۔

طلباء میں ہمیشہ مسابقت کا جذبہ پیدا رکھتے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ایک ایک فقرے سے بعض اوقات طلباء کی زندگیوں میں انقلاب ہوا۔ اور آپ کے اس چابک نما فقرے نے ان کے اسپ شوق کے لئے مہمیز کا کام دیا۔

مرحوم موصی تھے اور چوبیس مئی کو تین بجے بس کا لمبا سفر کرنے کے بعد ربوہ پہنچے۔ بس سے اترتے ہی دل ڈوبتا محسوس ہوا۔ قریب ہی ایک عزیز کے گھر پہنچے۔ دوائی لی۔ پانی پیا۔ اور فرمایا اب مجھے آرام ہے۔ لیٹ گئے۔ عزیزوں نے چائے بنائی۔ محترم ماسٹر صاحب کو چائے کے لئے جگانا چاہا تو معلوم ہوا کہ مرحوم ہمیشہ کی نیند سو چکے ہیں اور وہاں چلے گئے ہیں جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا۔ اس طرح وہ اپنے پاؤں پر چل کر اپنی آخری آرام گاہ تک پہنچ گئے۔ آپ کے عزیزوں کو سیالکوٹ۔ لاہور اطلاع دی گئی جس شاگرد کو علم ہوا وہ آپ کے جنازہ اور تدفین میں شریک ہوا۔

مدرسہ احمدیہ کے ہمارے پرانے اساتذہ میں سے اب ایک دو بزرگ باقی رہ گئے ہیں۔ اللہ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ تاریخ کے صفحات الٹے جا رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے الفاظ میں "پہرہ بدل رہا ہے" پرانے بادہ آشام اٹھتے جاتے ہیں۔ ؎ کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب سابق مہر سنگھ۔ ماسٹر مولا بخش صاحب۔ حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب جٹ۔ مولانا محمد ابراہیم صاحب درویش۔ مکرم ماسٹر محمد طفیل صاحب۔ مولانا ارجمند خان صاحب پہاڑوں جیسی یہ شخصیتیں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ ان میں سے اکثر نے ... کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ وہ اس دور کے تربیت یافتہ تھے جس کے بارہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کیف تہلک امتی انا فی اولہا والمسیح فی آخرہا۔

یہ بزرگ اپنا اپنا وقت گذار کر خدا کو پیارے ہو گئے۔ سلسلہ کی خدمت ان کی روح کی غذا تھی خدا کی رضا کا حصول ان کا مقصود زندگی تھا۔ وہ سخت محنتی تھے۔ فرض شناسی کی وہ مثال تھے۔ طلباء کیلئے وہ شفیق باپ کی مانند تھے۔ جس راہ گذر سے وہ گذر گئے ہم سب اسی راہ پر گامزن ہیں۔ [illegible] فرمانے تھے۔ دنیا کی مثال گاڑی کی ہے۔ مسافروں نے اپنی اپنی منزل کا ٹکٹ لے رکھا ہے۔ جس کا اسٹیشن آجاتا ہے وہ اتر جاتا ہے۔ سو بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور دار الجلال میں ہمیں اکٹھا

قربِ قیامت کے آثار

(حضرت ابن عربیؒ کی نظر میں)

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی ۔ کوئٹہ

سپین کے ایک مشہور و معروف صوفی، متکلم اور مفسرِ قرآن بزرگ گذرے ہیں حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ـــ! یہ بزرگ چھٹی صدی میں پیدا ہوئے۔ اور ۶۳۸ھ ہجری میں فوت ہوئے یعنی آج سے ساڑھے سات سو سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے۔ انہوں نے قربِ قیامت کے بارے میں پیشگوئیوں کی جو جھلک دکھائی اسے ہمارے ہاں کی ـــ "ممتاز عالم جنتری" (۷۰-۱۹۶۹ء عیسوی) کے صفحہ ۵۸ پر "پیشین گوئی حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ" کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا۔ اس کا طرز بیان خود بتاتا ہے کہ اس میں نہ تو کسی قسم کا تصنع ہے اور نہ ہی کسی نے کوئی ملاوٹ کی ہوگی۔ ان پیشگوئیوں میں کچھ ایسے لطیف اشارے ہیں کہ انسان پڑھ کر جھوم اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے کہ واقعی وہ اپنے نیک اور پیارے بندوں کے ساتھ خاص تعلق یوں بھی رکھتا ہے۔ کہ صدیوں بعد کی خبروں اور ان کی تفہیمات سے ان کو نوازتا ہے۔ اور جو لوگ کچھ کم فہمی کی بنا پر یہ تصور باندھے ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر تو ہے مگر اب عرصۂ دراز سے اس نے اپنے بندوں کے ساتھ یہ خاص سلوک کرنا چھوڑ دیا ہوا ہے۔ ان کے لئے حضرت ابن عربیؒ کی یہ پیشگوئیاں حجّت کا مقام رکھتی ہیں۔

یہ عاجز مندرجہ حوالہ کو من وعن الفاظ میں محض ازدیاد ایمان کے طور پر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ البتہ جہاں جہاں لطیف اور نکتہ کی باتیں ہیں یہ عاجز ان کے آگے خطوط وحدانیوں میں اپنی فہم کے مطابق ہلکی سی تشریحات بھی کرنے کی جرأت کر رہا ہے ملاحظہ ہو وہ فرماتے ہیں :-

- ـــ دولتمند مفلسوں کو بہتر جانیں گے اور مفلس دولت والوں کو نظرِ حسرت سے دیکھیں گے۔ غرض وہ دن دوسروں کو دیکھنے اور جلنے کے ہوں گے۔ اور اپنے اندر کی خوشیوں اور خوبیوں کو بھول جائیں گے۔ (یعنی یہ دَور مادیت پرست ہو جائے گا اور اپنی بنیادی ضروریات کی خاطر ایک دوسرے سے حسد کریں گے)۔
- ـــ اُن دنوں خوشی، شراب کے عوض خریدی جائے گی۔ (یعنی عرفِ عام میں شراب خوری سے "غم غلط" کئے جائیں گے۔)
- ـــ اطمینان کی نیند بے ہوشی کے سوا کہیں دستیاب نہ ہوگی (یعنی سلیپنگ پلز جیسی ادویات کا استعمال ہو جائیگا۔

- آدمی قدرت کے بیرونی اسرار کی واقفیت میں اہل یونان کو بھی مات کریں گے۔ مگر اندرونی انکشافات سے ان کو بالکل محروم ہوں گے (یعنی مادی ریسرچ تو عام ہوگی مگر علوم روحانی اور ضمیر کی آواز نہ ہونے کے برابر ہوں گے)
- اس زمانہ میں عورتیں مردوں کے مراتب میں عقلی دہنرت بڑھ جائیں گی اور مردوں کی مردانگی فقط رسمی رہ جائے گی۔ (مثال کے طور پر آج کے مرد و زن کی تعلیمی اور اخلاقی قدریں ہمارے سامنے ہیں۔)
- سونا بے قدر ہوگا، لوہے کی قدردانی بڑھے گی۔
- چاندی کو کوئی نہ پوچھے گا اس کی ہم شکل دھاتیں نکل آئیں گی اور گھر گھر رواج پائیں گی۔
- اگر تم فاتح ہو تو ذمیوں اور مفتوحوں سے حالت بدتر ہے اور محکوم ہو تو حاکم قابلِ رشک وحسد بنا ہوا ہے۔ (یعنی محکوموں کی نسبت حاکم قوموں اور ملکوں کی اخلاقی قدریں زیادہ گر جائیں گی)
- دمشق کے بازاروں میں بھی تم دیکھو گے کہ رات کے وقت سورج سوا نیزے پر نظر آتا ہوگا۔ یہ سورج جگہ جگہ ہوں گے اور تم کو سہانی روشنی دیں گے۔ (یعنی مثال کے طور پر دمشق جیسے بنجر اور اجاڑ علاقوں میں برقی توانائی اتنی چمک دمک پیدا کر دے گی کہ جہاں آج سے کچھ ہی عرصہ پہلے اس بات کا تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا)
- مگر اس وقت تمہاری بصارت اور بصیرت میں خلل پڑے گا۔ (یعنی ظاہری قوت بینائی کے علاوہ فطری سمجھ بوجھ کا بھی برقی ذرائع کی ترقی سے نقصان ہوگا۔)
- آخرت کے راستوں میں بے پروائی ہوگی اور شہروں کے راستے بہت صاف بنائے جائیں گے۔
- بازاروں میں بیٹھ کر کھانا فخر سمجھا جائے گا (یعنی مغربی ممالک کا ہی کیا ذکر۔ آج تو مشرقی ممالک میں بھی اس قسم کے "فخر" کی زندہ مثالیں عام ملتی ہیں۔)
- تم کھانے کے لئے بھی لوہے کے ہاتھ بناؤ گے (مثلاً چھری، کانٹے اور چمچوں کا استعمال)۔
- تمہارے ستر خوان سینوں کے پاس چنے جائیں گے۔ (یعنی آج کی مروجہ ڈائننگ میزوں اور کرسیوں کی اونچائی کے تناسب سے اس کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔)
- کھانا سفید مٹی (یعنی چینی مٹی) کے برتنوں میں کھایا جائے گا۔
- سونے کے لئے لوہے کے پلنگ بنائے جائیں گے جن کے اوپر گنبد ہوں گے (مراد خوشنما مسہریوں والے پلنگوں سے ہے۔)
- تمہاری نیند بڑھ جائے گی، صبح کی نماز پڑھنے والے کم ہو جائیں گے۔
- لباس بُریدہ پہنا جائے گا۔ (یعنی عریانئ اعضا، عام ہو جائے گی) ۔ اور اس میں اتنی زیادہ قسمیں ہوں گی کہ آج ان کا خیال آنا بھی دشوار ہے۔

- تمہاری جوتیاں زمین کی پشت ٹھکرانے والی اور چلنے میں تم کو مغرور بنانے والی ہوں گی (یعنی اونچی ایڑی اور قد بڑھانے کے لئے موٹے تلوں والے جوتے پہننے سے انسان میں خود بینی کا احساس تو آہی جاتا ہے کہ ہمچو ما دیگرے نیست۔)
- تم جوتیوں کے آگے سر جھکاؤ گے اور عماموں کو پامال کرو گے (مراد اس سے یہ بھی ہے کہ بُرے لوگ اچھے لوگوں کو بے عزت کرتے پھریں گے وغیرہ)۔
- وہ وقت استادوں کی عزت چھین لے گا۔
- خدا کے نام کے بغیر کتابیں لکھی جائیں گی۔
- تمہارا لکھنا بھی لوہے کا محتاج ہوگا اور تمہاری کتابیں بھی لوہے کی دستکاری سے تیار ہوں گی (مراد مروجہ قلم اور چھاپہ خانے وغیرہ)۔
- اس زمانے میں آدمی اپنے خیالات دوسرے ملکوں اور شہروں کو لوہے کے ذریعہ آن کی آن میں بھیج دیا کریں گے۔ (مراد ٹیلی فون، ٹیلکس، ٹیلیگرام وغیرہ)۔
- لوہا تمہارا گھوڑا (یعنی سواری) آگ تمہارا کوڑا (یعنی ایندھن) اور ہوا لگام ہوگی۔ (یعنی ہوا کے دباؤ وغیرہ کا استعمال ہوگا)۔
- تمہاری سواریاں بے جان ہوں گی اور زمین کو قینچی کی طرح کتریں گی۔ (مراد ریلیں، کاریں وغیرہ تیز رفتار ہوں گی۔)
- تم ہوا کی طرح بادلوں میں تیرتے پھرو گے (یعنی ہوائی جہازوں وغیرہ کا استعمال ہوگا)۔
- دریاؤں میں تمہاری کشتیاں شہروں کی مانند اور رفتار میں ہوا سے باتیں کریں گی (مثلاً آبدوزیں، بحری جہاز وغیرہ)۔
- خیرات دینے اور لینے کے نئے نئے ڈھنگ نکل آئیں گے۔ (یعنی مختلف طریقوں اور مختلف مقاصد کی برآری کے لئے بٹورا اور بانٹا جائے گا۔
- نفسا نفسی کی پکار ہوگی (جیسی کہ اس دور میں ہر طرف نظر آتی ہے)۔
- کوئی کسی کے نیک و بد سے سروکار نہ رکھے گا۔ (یعنی نہ نیکی کی باتوں کو کوئی سراہے گا اور نہ بدی کو روکنے کے لئے کچھ کر سکے گا۔)
- ماں باپ کی عزت مثل ایک دوست کے ہوگی (یعنی والدین کی اصل حیثیت خبط ہو کر رہ جائے گی۔
- بیویوں کو سجدہ کیا جائے گا (یعنی ارشاد قرآنی "الرجال قوّامون علی النساء" کی بجائے عورتوں

کو مردوں کی نگہبان اور ذمہ دار سمجھا جانے لگے گا۔)

• — مذہب کا نام لے کر حکومت کی جائے گی مگر مذہب کی پابندی نہ ہوگی۔

• — غریب اور مفلس، امیروں کی برابری چاہیں گے۔ (مراد — نظریہ کمیونزم کی طرف رجحان زیادہ ہو جائیگا)

• — تم سے دس قسم کی زکوٰۃ لی جائے گی۔ (مراد ٹیکسوں سے ہے۔)

• — یہی وقت ہے کہ جب کہ تلواریں تڑپ تڑپ کر نکلیں گی (یعنی جنگیں عام ہوں گی)، اور آگ کی بارشیں ہوں گی۔ اس بارش میں آگ کے بھاری بھاری اولے (مراد — توپوں وغیرہ کے گولے۔) ہوں گے۔ جو آدمیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔

• — سنو! ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ تم شام کے ملک میں اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح "کریں گے" (یہ شائد کتابت کی غلطی ہے، بہرکیف اس سے مراد " ذبح کرتے دیکھو گے یا سنو گے" ہے۔)

• — تمہاری عورتیں ہتھیار بند ہو کر میدانِ جنگ میں جائیں گی۔ اس دن دنیا کے ہر باشندے کو جنگ کا بلاوا آئے گا (یعنی ہر ملک جنگی تیاریوں میں لگا ہوگا اور "لام بندی" یا "جبری بھرتی" جیسے ماحول میں پھنسا ہوگا۔)۔

• — یہ جنگ دین اور ملک کے لئے نہ ہوگی بلکہ خدا کا قہر ہوگا جو بندوں پر نازل ہوگا۔ (یعنی یہ جنگیں نہ تو جہاد فی سبیل اللہ کے رنگ میں ہوں گی اور نہ ہی کسی ملک کی بہتری کے لئے بلکہ ایک دوسرے کی تباہی کی غرض سے ہوں گی۔)

• — اس دن کسی خون کے قطرہ میں عدل و انصاف کی بُو نہ ہوگی۔ اس روز (یعنی اس زمانہ میں) زمین بھی تمہاری لاشوں کو اپنے اندر نہ آنے دے گی۔ وہ بڑا ہولناک زمانہ ہے۔ تم اس کو پاؤ تو توبہ کے لئے خدا کے سامنے جھک جاؤ۔ وہی تم کو اس تباہی سے نجات دلائے گا۔ (یعنی یہ سب باتیں اللہ رب العزت سے بغاوت کرنے کے صلہ میں ہوں گی۔ لہٰذا اُسی سے نجات پانے کے لئے دعائیں کام آسکیں گی —
" لا الٰہ الا اللہ "۔)

• — اس کے بعد تم ایک آواز لوگوں کی (یعنی ایسے لوگوں کی) سُنو گے (جو) یہ تم کو تسلی دینے آئیں گے۔ (یعنی یہ امن و آشتی کے قولاً وفعلاً علم بردار ہوں گے — یہ لوگ نہ تو جھگڑالو ہوں گے اور نہ ہی دنگا فساد کرنے والے بلکہ تسلی دینے والے ہوں گے) ان کی زبانوں پر تعزیت کے الفاظ ہوں گے۔ (مراد — یہ لوگ خود مظلوم ہوں گے اور دوسرے مظلوموں کا دکھ درد بانٹنے والے ہوں گے۔) — تم ان کی گفتگو میں صداقت اور صلاحیت پاؤ گے۔ (یعنی جو کچھ ان کی زبانوں پر ہوگا اس پر خود عمل بھی کرنے والے ہوں گے اور منافقت

ہرگز ان میں نہ ہوگی ۔) اس گروہ کا سردار چوڑے سینہ والا اور لکنت دار زبان والا ہوگا ۔

) وہ خدا کا محبوب بندہ ہوگا تم اس کی فرمانبرداری کرنا ۔

(یعنی جب وہ ایسی واہی تباہی کے زمانہ میں آئے ۔ تو تم اُسے رد نہ کرنا بلکہ

اس کے پاس پہنچ کر اسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام کہنا ۔ خواہ تمہیں اس تک پہنچنے کے لئے

برفوں پر سے گھسٹتے ہوئے جانا پڑے ۔ اور تمہاری کہنیاں تک چھل جائیں ۔)

• ـــ اس کے بعد تم ایک کالی دیوار کے پاس جاؤ گے جو ظلم و عدل، امن و فساد، دین و لا دینی کے درمیان (مراد نیک و بد میں تمیز پیدا کرنے والی) خدا کی جانب سے کھڑی ہوگی ۔ تم اس دیوار کا ادب کرنا کہ فرشتے اُس کے پاس کھڑے ہوں گے ۔ (یعنی یہ نیک و بد میں فرق کر کے دکھانے والی دیوار قابلِ احترام ہوگی نہ کہ قابلِ نفرت) میں افریقہ اور چین کے عابدوں سے (یعنی اُن مومنوں سے جو اس دیوار کا ادب کرنے والے ہوں گے ۔) تمہاری ملاقات کراؤں جو اس دیوار کے پیچھے کھڑے ہوں گے ۔ وہ تمہارے ساتھ بہترین سلوک کریں گے (یعنی وہ لوگ با اخلاق ہوں گے ۔ اور یہ ان کی نمایاں نشانی اور پہچان ہوگی ۔) شام کے ابدال ان کے قوتِ بازو ہوں گے ۔ مردانِ غیب ان کی پشت پناہ ہوں گے (یعنی ان کی اعانت دنیاوی اور مادی ذرائع سے نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحانی رنگ ہوگی ۔) یہی وہ جماعت ہے اس کے بعد زمین پر امن و سکون ہو جائے گا ۔ پھر دنیا میں ایک اور انقلاب آئے گا اُسی انقلاب کے دوران میں قیامت آجائے گی ۔

(اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد)

اسلام فتح پائے گا حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ کر آویں ۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے ۔ (ازالہ اوہام)

پہلی سہ ماہی میں سو فیصد بجٹ ادا کرنیوالی مجالس انصاراللہ

مندرجہ ذیل مجالس اپنے بجٹ سو فیصد ادا کرچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے زعماء صاحبان اور اراکین کو بہترین جزا سے نوازے۔ آمین۔

ضلع جھنگ :- ربوہ شریف

〃 فیصل آباد :- چک ۵۵/ج ب ملّہ۔ ۳۶۰/ج ب جلبانوالہ۔ ۶۱/ر ب بید یانوالہ۔ ۴۷/گ ب۔ ۶۰/ب شہبازپور ج ب ۸۹/ج ب رتن، ۱۲۱/ج ب حسن پور۔ ۱۳۹/ر ب گھمی۔ ۷۴/ر ب بل۔ ۱۴۷/ر ب چوہڑی۔ ۲/گ ب۔ ۵۲/گ ب۔ ۳۸۹/گ ب۔ ۲۲۶/گ ب خانپور۔ ۳۵۶/ج ب۔ ۴۵۵/گ ب کنجوانی۔ ۹۵/ج ب گہری۔

ضلع سرگودھا :- چک ۷۸ شمالی۔ ۹۴ جنوبی۔ ۳۵ جنوبی۔ کوٹ مومن۔ بھلوال۔

〃 بہاولپور :- اوچ شریف۔

〃 بہاولنگر :- چک ۱۶۹/7-R۔ ۲۱۳/9-R۔

〃 سیالکوٹ :- ربلوترہ، بھوپال والہ۔ ترسکہ سیان، چونڈہ۔ دولت پور۔ رائکے۔ گھٹیالیاں خورد شرقی نارووال۔ لشتر آباد۔ اسلام نگر۔ پل مانکا۔

ضلع گوجرانوالہ :- بقاپور۔ پنڈی بھٹیاں۔ حد لو والی۔ فیروزوالہ۔ کولوتارڑ۔ میانوالی۔

〃 لاہور :- پدری۔ رکھ شیخ کوٹ۔

〃 شیخوپورہ :- گھڑیال کلاں۔ دار برٹن۔

〃 گجرات :- بہے خورد۔ چوکنانوالی۔ چک ۲۶ احمد آباد۔ کنجاہ۔ لالہ موسیٰ۔ بونگ، گڑھا جٹاں۔

〃 جہلم :- چک جمال۔ دوالمیال۔

آزاد کشمیر :- دتیال نگیال۔ میرا بھڑکا۔

ضلع ملتان :- جمال والا کھاکھی۔ چک ۱۳/8-R۔ 91-A/10-R۔

〃 وہاڑی :- چک ۱۶۳ شتاب گڑھ۔

〃 ساہیوال :- چک ۷/14-L۔ میرک۔

〃 مظفرگڑھ :- چک ۲۶۹/T.D.A۔ ۱۷۰/T.D.A۔ ۱۶۲/T.D.A۔ ۳۴۷/T.D.A۔

〃 حیدرآباد :- آصف آباد۔ رحمان آباد۔ ٹنڈو محمد خان۔ سنجر چانگ۔ گوٹھ گوندل۔ سلطان احمد۔ نواں کوٹ احمدیاں۔

ضلع بدین :۔ ٹنڈو جاگو۔ ۲۹۸ چک کھوسکی۔
ضلع نواب شاہ :۔ دوڑ ے دریا خان مری۔ رحمان آباد۔ گوٹھ شیر محمد دارالحمد، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر، موزو۔
ضلع تھرپارکر :۔ چک ۲۷/۸ کاچیلو، گوٹھ سدھواں۔
ضلع سانگھڑ :۔ گوٹھ فتح پور۔
" سکھر :۔ شکارپور۔

بقیہ مجالس بھی سو فیصد ادائیگی فرما کر اگلی فہرست میں اپنی مجلس کا نام شائع کرانے کی سعادت حاصل کریں۔

والسلام
(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کی توسیع

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کی توسیع کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے مبلغ تین صد یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر مخیّر احباب بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الٰہی ارشاد کی تعمیل کا عملی مظاہرہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حامی وناصر ہو اور اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے آمین:۔

(۱)۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۲)۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۳)۔ ملک جمشید خانصاحب اچینی پایاں ضلع پشاور	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۴)۔ چوہدری نذیر احمد صاحب چک نمبر ۲ ضلع سانگھڑ	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۵)۔ چوہدری محمد اسلام صاحب چک ۳۸ ضلع سانگھڑ	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۶)۔ چوہدری شریف احمد صاحب احمد پور منجانب چوہدری منیر احمد صاحب ضلع سانگھڑ	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۷)۔ مولوی فتح محمد صاحب مرحوم منجانب اہلیہ عمر بی بی صاحبہ موسے والا ضلع سیالکوٹ	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۸)۔ صوفی رحیم بخش صاحب آفیسر کالونی لاہور کینٹ۔	۳۱۳ ــــ ۰۰
(۹)۔ چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ چک ۹۷ شمالی سرگودھا	۳۰۰ ــــ ۰۰
(۱۰)۔ محمد ابراہیم صاحب عابد مرحوم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔	۳۰۰ ــــ ۰۰

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رمضان المبارک کے آغاز سے قبل

ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر موجود ہو،

صدر محترم مجلس انصار اللہ کی طرف سے عملی تحریک کا اعلان

مورخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۶۰ ہش / مئی ۱۹۸۱ء بمقام رائے پور ضلع سیالکوٹ ۳۰ جماعتوں اور مجالس کے ایک ہزار خواتین و حضرات کی موجودگی میں صدر مجلس انصار اللہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا کہ

"انصار اللہ اور دوسرے احباب جماعت قرآن کریم سے عشق پیدا کریں۔ اور اس عشق کا اظہار فوری طور پر اپنے عمل سے اس طرح کریں کہ رمضان المبارک کے آغاز سے قبل ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر موجود ہونی چاہیئے اور اس طرح سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر روز تحریک شروع کی جائے کہ رمضان المبارک شروع ہونے سے قبل کوئی ایک احمدی گھرانہ بھی ایسا باقی نہ رہے جہاں حضرت المصلح الموعودؓ کی زندگی کا یہ آخری کارنامہ ــــ تفسیر صغیر کی شکل میں موجود نہ ہو"

صدر محترم نے فرمایا :۔ "اس علاقہ میں تو میں خود اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔ ملک کے باقی حصوں میں ناظمین و زعماء اعلیٰ و نگران حلقہ جات میرے اس پیغام کو ہر جگہ پہنچا دیں اور اگر کسی جگہ کوئی ایسا گھرانہ ہو جو تفسیر خریدنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اس کے بارہ میں ہمیں اطلاع دیں"

مزید فرمایا :۔ "رمضان المبارک قریب ہے تفسیر صغیر کی مدد سے قرآن کریم پر غور و فکر کرتے ہوئے رمضان گذاریں۔ ترجمہ سیکھیں۔ صبح شام ہر احمدی گھرانہ سے تلاوت قرآن کریم کی صدائیں بلند ہوں اور آنے والے بابرکت ایام میں قرآن کریم کی برکتوں کا نظارہ کریں"

تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور نگران حلقہ جات سے گذارش ہے کہ فوری طور پر صدر محترم کی اس نہایت بابرکت عملی تحریک کو دور دور ملک کے ہر حصہ تک پہنچا دیں۔ اور اپنے عمل سے یہ امر یقینی بنائیں کہ رمضان شروع ہونے سے قبل ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر موجود ہو۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی ــــ مرکزیہ)

یورپ و شمالی امریکہ کے دَورہ پر روانگی سے قبل

نائب صدر مجلس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے اعزاز میں

ایک الوداعی دُعائیہ تقریب

مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۶۰ ہش / مئی ۱۹۸۱ء کو صبح ساڑھے پانچ بجے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ یورپ و شمالی امریکہ کے مختلف ممالک میں مجالس انصار اللہ کی تشکیل و تنظیم کی غرض سے مرکز سے روانہ ہو گئے۔ روانگی سے ایک دن قبل مورخہ ۹ مئی کو ساڑھے پانچ بجے دفتر انصار اللہ کے ہال میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں ایک الوداعی دعائیہ تقریب منعقد کی گئی۔

تقریب کا آغاز صدر محترم کے صدر نشین ہونے پر تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح و ارشاد نے کی۔ اس کے بعد صدر محترم نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد صدر محترم نے محترم نائب صدر صاحب کے مجوزہ عالمی دورہ کی ضرورت و اہمیت بیان کی اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کے کردار کا تربیتی و تنظیمی پہلو بیان کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

بعدہٗ مکرم منوّر شمیم خالد صاحب قائد عمومی نے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی خدمت میں مجلس عاملہ مرکزیہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں دُعا کے ساتھ امید ظاہر کی گئی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں اور راہنمائی اور خود آنمکرم کی خداداد تنظیمی صلاحیتوں اور ٹھوس سائنسی اصولوں پر منصوبہ بندی کے نتیجہ میں دُنیا کے ان ممالک میں مجالس انصار اللہ اپنی تنظیم، کارکردگی اور اپنے نتائج کے لحاظ سے اتنا بلند مقام حاصل کر لیں گی۔ انشاء اللہ کہ وہ کارکردگی کے لحاظ سے چوٹی کی پاکستانی مجالس کے مقابل پر آن کھڑی ہوں۔ اور مسابقت کی یہ دوڑ آگے ہی آگے بڑھتی اور ترقی کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ

دُعائیہ ایڈریس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے خاص اس تقریب کے لئے تخلیق کی گئی اپنی دعائیہ نظم ترنّم کے ساتھ سنائی جسے بہت پسند کیا گیا۔ ؎

جادۂ حق پر رواں ہے اک جوانوں کا جواں
پیکرِ ہمّت، حمید اللہ، فخرِ کارواں

نظم کے بعد احباب مجلس کی چائے سے تواضع کی گئی اور آخر میں مکرم مدنی غلام محمد صاحب نے صدر محترم کی درخواست پر دورہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی تمام قائدین و نائب قائدین کے ساتھ ایک یادگار گروپ فوٹو ہوئی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار خصوصی)

دعائیہ ایڈریس

برموقع روانگی محترم نائب صدر صاحب مجلس انصاراللہ

برائے

دورہ ممالک یورپ وامریکہ

بخدمت مکرمی ومحترمی جناب چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

بیرونی ممالک میں مجالس انصاراللہ کی تشکیل وتنظیم کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تجویز اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے آنمکرم مورخہ ۱۰ ہجرت/مئی ۱۳۶۰ ہش/۱۹۸۱ء کی صبح یورپ وشمالی امریکہ کے نو ممالک یعنی مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، انگلستان، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں مجالس کی عالمگیر پیمانہ پر ٹھوس بنیادوں پر تشکیل کے نہایت ہی اہم اور دور رس نتائج کے حامل عظیم مقاصد کے لئے آپ اپنے پہلے بین الاقوامی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔

اس تاریخی دورہ کے موقع پر ہم ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ اور کارکنان دفتر مرکزیہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی پُرخلوص دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہر گام پر آپ کے شاملِ حال رہے آمین آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ اپنے دورہ کے عظیم مقاصد کے حصول میں اللہ تعالیٰ نہایت شاندار طریق پر کامیاب وکامران فرمائے آمین ثم آمین۔

مکرم محترم نائب صدر صاحب! آپ کا یہ دورہ اس لحاظ سے یادگار رہے گا کہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کی تاریخ میں مجلس انصاراللہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق حاصل ہو رہی ہے کہ آنمکرم خاص طور پر انصاراللہ کی تنظیم کو عالمی سطح پر ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے بنفس نفیس تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور ہمیں خدا کے فضل سے یقین واثق ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور راہنمائی اور آنمکرم کی خداداد تنظیمی صلاحیتوں اور نہایت عمیق نظر کی حامل ٹھوس سائنسی اصولوں پر منصوبہ بندی کے نتیجہ میں بہت جلد دنیا کے ان ممالک میں مجالس انصاراللہ اپنی تنظیم، کارکردگی اور اپنے نتائج کے لحاظ سے اتنا بلند مقام اور معیار حاصل کرلیں گی۔ انشاء اللہ کہ وہ کارکردگی کے لحاظ سے چوٹی کی پاکستانی مجالس کے مقابل پر آن کھڑی ہوں۔ خدا کرے کہ مسابقت کی یہ دوڑ آپ کے تنظیمی دورہ کے نتیجہ میں جلد تر شروع ہو جائے آمین۔

ہم ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ آپ کو اس منفرد اور تاریخی اعزاز کے حاصل ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور پُر امید دعاؤں کے ساتھ آپ کو اس عالمی دورہ پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک یادگار نظم کے اس دعائیہ شعر کے ساتھ رخصت کرتے ہیں۔

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحظہ ہر آن خدا حافظ و ناصر (آمین)

والسلام

ہم ہیں آپ کی کامیاب و کامران واپسی کے منتظر

ممبران مجلس عاملہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ ـــــ ربوہ

(۹ ہجرت رمئی ۱۳۶۰ ہش ۱۹۸۱ء)

"قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تمہیں نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔" (کشتی نوح)

مجالسِ انصار اللہ کی سرگرمیاں

پہلا سہ ماہی جائزہ — اعداد و شمار کی روشنی میں

قیادت عمومی

- ۲۶ شہروں اور مقامات پر تربیتی اجتماعات اور مجالس مذاکرہ منعقد کی گئیں۔ ان میں سے ۱۱ مقامات پر صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ اور ۱۵ مقامات پر قائدین مرکزیہ و علماء سلسلہ نے شرکت کی۔ یہ مجالس اپنے نتائج و تاثرات کے لحاظ سے نہایت کامیاب اور مفید رہیں۔ الحمد للہ
- قیادت کی طرف سے مجالس کو کل ۲۹۸۳ خطوط و پارسل بھجوائے گئے لوکل ڈاک کے ۲۵۸ خطوط اس کے علاوہ بھیجے۔
- مجالس سے آمدہ خطوط کی تعداد [illegible] رہی۔ جن کے جوابات صدر محترم کی ہدایات کی روشنی میں دیئے گئے۔
- مجالس سے ۳۴۶ ماہانہ رپورٹ کارگزاری موصول ہوئیں جن پر قائدین کے تبصرے روانہ کئے گئے۔
- لائحہ عمل کی ہدایات پر مشتمل کتابچہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کروا کے مجالس کو بھجوایا گیا۔
- ۳ ماہانہ سرکلر باقاعدگی سے مجالس کو بھجوائے گئے۔
- ماہانہ اجلاس عاملہ باقاعدگی سے منعقد ہوئے۔ ایک مشترکہ اجلاس قائدین ناظمین و زعماء اعلیٰ زیر صدارت صدر محترم منعقد کیا گیا۔
- نائب صدر محترم کے بیرونی دورہ سے متعلق تفصیلی ہدایات اور پروگرام متعلقہ ممالک کو بھجوائے گئے نیز بیرونی ممالک کے اجتماعات پر صدر محترم کے پیغامات ارسال کئے۔
- ۲۰ اعلانات الفضل میں گیارہ اعلانات ماہنامہ انصار اللہ میں اشاعت کے لئے بھجوائے گئے۔
- انسپکٹران دفتر مرکزیہ کے ذریعہ اضلاع لاہور، فیصل آباد، قصور، گجرات، سیالکوٹ، راولپنڈی، ہزارہ، آزاد کشمیر اور تھرپارکر کے ۲۱۲ مجالس کا دورہ کیا گیا۔

قیادت تحریک جدید

•— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ بابت سال نو تحریک جدید کا خلاصہ رسالہ کی شکل میں شائع کروا کے مجالس کو بھجوایا گیا۔

•— مجالس کو شعبہ تحریک جدید کے ٹارگٹ سے آگاہ کیا گیا۔

•— ۲۵ اعلانات الفضل میں شائع کرائے گئے۔

•— ۳۸ مجالس کا دورہ کرکے موقع پر جائزہ لیا گیا۔ ان مجالس سے کل ۲۲ معاونین خصوصی حاصل ہوئے جن میں سے ۱۳ انصار تھے۔

•— تحریک جدید کے مالی جہاد میں ۸۲٪ انصار شامل ہیں۔

•— اہل قلم حضرات کو تحریک جدید کے مطالبات پر مضامین لکھنے کی تحریک کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۱۱ مضامین شائع ہوئے۔

•— پہلی سہ ماہی میں تحریک جدید کے سال نو ۸۱-۱۹۸۰ء کے وعدہ جات کا مجموعہ میزان ۱,۹۵,۰۰۰ ہے جبکہ گذشتہ سال ۱,۸۵,۰۰۰ تھا۔ اس ایک لاکھ کے اضافہ میں انصار کا معتدبہ حصہ ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قیادت تعلیم

•— ۳۶ مجالس انصار اللہ کے ۲۴۴ پرچے امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۸۰ء کی مارکنگ کرکے نتیجہ مجالس کو بھجوایا گیا۔ جس کے مطابق ۲۴۶ درجہ اوّل ۱۲ درجہ دوئم اور ۴ انصار درجہ سوئم میں کامیاب قرار دیئے گئے۔

•— اوّل۔ دوئم۔ سوئم آنیوالوں کے اسماء گرامی الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں شائع کرائے گئے۔

•— امتحان سہ ماہی اوّل ۱۹۸۱ء کے پرچے پانچ ہزار کی تعداد میں تمام مجالس کو بھجوائے گئے۔

•— ماہانہ سرکلرز جاری کئے گئے۔

•— ناظمین و زعماء مجالس کی رپورٹوں پر تبصرے ارسال کئے گئے۔

•— نصاب بنیادی معلومات برائے انصار اللہ کے سلسلہ میں دوستوں کے استفسارات کے جواب ارسال کئے گئے۔

•- بیرونی ممالک کے انصار کے لئے الگ نصاب امتحان صدر محترم کے مشورہ سے تیار کیا گیا۔

قیادت مال

•- عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۷۱۷ مجالس یعنی ۸۰٪ مجالس کے بجٹ تشخیص ہو چکے ہیں۔
•- پہلی سہ ماہی میں کل بجٹ کے حصہ مرکز میں -/۵۳،۸۳۴ روپے کی وصولی ہوئی۔
•- چندہ جلسہ سالانہ اجتماع میں -/۹،۶۲۷ روپے کی وصولی ہوئی۔
•- چندہ اشاعت لٹریچر میں ۱۵/۲،۳۷۰ روپے کی وصولی ہوئی۔
•- انسپکٹران انصار اللہ نے مندرجہ ذیل اضلاع کی مجالس کا دورہ کیا۔ فیصل آباد۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ جھنگ۔ صوبہ سرحد۔ حیدر آباد۔ نواب شاہ۔ کراچی۔ تھر پارکر۔

آڈٹ

•- تمام مجالس کو نئے سال کے لئے آڈٹ کی ہدایات ارسال کی گئیں۔
•- ماہانہ رپورٹ فارم میں آڈٹ کا علیحدہ خانہ طبع کرایا گیا۔
•- ۳۲ مجالس کے حسابات کی پڑتال کی گئی۔
•- مرکزی سرکلر کے ذریعہ ہدایات بھجوائی گئیں۔
•- مجلس ربوہ کے ۲۹ حلقہ جات کے حسابات کی پڑتال کی گئی۔
•- دفتر مرکزیہ کے ماہانہ حسابات و بل ہائے عملہ وسائر کی پڑتال کی گئی۔
•- مجالس بیرون کے لئے آڈٹ سے متعلق انگریزی میں ہدایات تیار کی گئیں۔

(قائد عمومی)

"جہاں تک ممکن ہو سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ۔ تا سامعین کیلئے موجب ملال نہ ہو..... بدی کا جواب بدی سے مت دو نہ قول سے نہ فعل سے"۔

(نسیم دعوت)

ماهنامہ انصاراللہ ربوہ

احسان ۱۳۶۰ ھش

جون ۱۹۸۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۳۸۳

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا

۲۴واں سالانہ اجتماع

۱۳۶۰ھش/۱۹۸۱ء

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا چوبیسواں

سالانہ اجتماع

مورخہ ۳۰ - ۳۱ اخاء و یکم نبوت ۱۳۶۰ھش بمطابق ۳۰ - ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقد ہو گا (انشاءاللہ) تمام اراکین و عہدیداران مجالس انصاراللہ ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں اور کوشش فرمائیں کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ انصار مرکزی اجتماع میں شریک ہو کر امام وقت کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا